روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 28 جون 2014ء 29 شعبان 1435 ہجری 28/احسان 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 147

آسمان کی زینت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کونہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں؟ (سورۃ ق آیت 7)

اور یقیناً ہم نے آسمان میں ستاروں کی منازل بنائی ہیں اور اس (آسمان) کو دیکھنے والوں کے لئے مزین کر دیا ہے۔ (سورۃ الحجر آیت 17)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر دوسرا زمانہ جو سورج اپنے تغیرات سے جاڑے کے بعد ظاہر کرتا ہے وہ ربیع کا زمانہ ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جبکہ مردہ پودے نئے سر سے زندہ کئے جاتے ہیں۔ اور نباتات کا خشک شدہ خون نئے سر سے پیدا کیا جاتا ہے۔ سو اسی طرح وہ جو آفتاب حقیقی ہے۔ ایک بھاری تجلی اپنی جو موسم بہار کو دکھلاتی ہے۔ دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ تب زمین کے زندہ کرنے کے لئے ایک نیا پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور وہ پانی اس طرح اترتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب کر کے اس کے دل کو اس پانی کا ابر بہار بناتا ہے۔ تب وہ پانی اس بادل میں سے خدا تعالیٰ کے اذن سے نکلتا رہتا ہے۔ اور ان خشک پودوں پر پڑتا ہے۔ جن کو خریف کی باد صرصر نے تباہ اور خراب کر دیا تھا۔ اور ان میں معرفت الٰہی کے نئے پتے پیدا کرتا ہے۔ اور ذوق شوق کے پھول ان میں نمایاں کر دیتا ہے۔ اور آخر انسانی شاخوں کو نیک اعمال کے پھلوں سے بھر دیتا ہے۔

پھر تیسرا زمانہ جو زمانہ بہار کے بعد سورج دیوتا ظاہر کرتا ہے۔ وہ صیف کا زمانہ ہے۔ جو موسم گرما کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اور موسم گرما میں سورج ان پھلوں کو پکا دیتا ہے۔ جو بہار کے موسم میں ابھی کچے تھے۔ پس اسی طرح خدا کی تجلی کے لئے بھی ایک موسم صیف یعنی موسم گرما آتا ہے۔ یہ وہ موسم ہوتا ہے جبکہ بہار کے دنوں سے ترقی کر کے انسانی پاک طبیعتیں خدا تعالیٰ کی یاد میں اور اس کی محبت میں گرم ہوتی ہیں اور طبیعتوں میں ذکر الٰہی کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں اور ترقیات کمال کو پہنچتی ہیں۔ اور یہ زمانہ پورے معنے سے ست جگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ تب اکثر لوگ درحقیقت خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلتے ہیں۔ اور اس کی خواہشوں کو اپنی خواہشیں بناتے ہیں۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 422

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ اولین ترجیح ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''بچوں میں وقف نو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے لیکن دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو جانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کی بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے لیکن سیکنڈری سکول پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2013ء)

واقفین نو بچے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل رکھیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

خطبہ نکاح مورخہ 23 ستمبر 2012ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 ستمبر 2012ء کو اتوار کے روز بیت فضل لندن میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سیدہ فاطمہ بتول بنت مکرم سید سجاد احمد صاحب جاپان کا عزیزم رضا احمد خان صاحب ابن مکرم سلمان احمد خان صاحب لندن کے ساتھ تیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے مکرم عطاء المجیب صاحب وکیل مقرر کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ سیدہ فاطمہ بتول سید سجاد احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ سید سجاد احمد صاحب کے والد پھگلہ کے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی وہاں جاتے رہے۔ آپ سے اس خاندان کے بڑے پرانے تعلقات تھے۔ رضا احمد خان سلمان احمد خان کا بیٹا ہے۔ اس طرح یہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے کا بیٹا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے کا بیٹا ہے۔ اس لحاظ سے ان کا خاندان سے ایک تعلق ہے اور جیسا کہ ہمیشہ خوشی کے موقع پر میں یاددہانی کرواتا ہوں کہ خوشی کے مواقع اس بات کا احساس دلانے والے ہونے چاہئیں کہ ہماری جڑیں کیا ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔

پس ہمیشہ اس کو یاد رکھیں کہ چاہے انسان کسی بھی کام میں ہو۔ ہر ایک تو دین کی خاطر وقف نہیں کرتا۔ لوگ دنیاوی کاموں میں بھی مصروف ہوتے ہیں۔ لیکن ان دنیاوی کاموں میں بھی، جیسا کہ ہمیں تعلیم ہے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیشہ دل میں رہنا چاہئے۔ اس زمانہ کے امام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد ہم پر یہ ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑی بن جاتی ہے۔ پھر جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو، خاندان سے جن کا تعلق ہے ان کی ذمہ داری اور بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو، عہد پورا نہ کرنے والوں کو انذار فرمایا ہے۔ اس لئے ہمیشہ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ راضی رہے اور ہر قدم جو زندگی میں اٹھنے والا ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور اپنی جڑوں اور اپنے مقاصد کو پہچاننے والا ہو۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے اور اس جوڑے کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تَلَفُّظ	معانی
اہانت	اِھَانَتُ	ذلت، رسوائی
اہلِ دیہہ	اَھْلِ دَیُھہ	دیہات/گاؤں کے رہنے والے
اِیثار	اِیْثَار	قربانی، ترجیح دینا
اِیذاء	اِیْذَاء	دکھ، تکلیف
اِیشَر	اِیْشَرُ	خدا
ایکتا	اَیُکتَا	اتحاد، اتفاق، ایک ہونا
ایلی ایلی لما سبقتانی	اِیِ لِیُ اِیِ لِیُ لِمَا سَبقُتَانِیُ	اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا
اِچھا	اِچّھا	خواہش، تمنا
آبِ زُلال	آبِ زُلَال	میٹھا پانی، شیریں پانی
آبِ زَمزَم	آبِ زَمْزَمُ	مکہ کے چشمہ زمزم کا پانی
آبِ صَافی	آبِ صَافِیُ	صاف شفاف پانی
آب وتاب	آب و تَابُ	شان وشوکت
آتش	آتِشُ	آگ
آتش سوزاں	آتِشِ سُوزَاں	بھڑکتی ہوئی آگ
آتشک	آتِشَکُ	ایک بیماری جس میں جسم پر خصوصاً زیرناف سرخ دانے نمودار ہوتے اور رفتہ رفتہ زخم یا گہرے گھاؤ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (ان دانوں میں سخت سوزش ہوتی اور یہ ایک متعدی مرض ہے)
آتشِی اَنگار	آتِشِیُ اَنُگار	آگ کا کوئلہ
آتشیں شعلہ	آتِشِیں شُعُلَه	آگ کا شعلہ
آتماؤں	آتُمَاؤں	روحیں
آثارِ رُجوع	آثارِ رُجُوع	واپس آنے کی علامات، لوٹنے کے آثار
آثارِ یاس	آثارِ یَاسُ	ناامیدی کے آثار اور اس کی علامات

مسیحا اور قاتل

دکھ درد کے ماروں کا مسیحا بن کر
تو شہر میں اُترا کہ نئے دیپ جلائے
کیا تجھ کو خبر تھی کہ تری جان کا دشمن
قاتل کوئی بیٹھا ہے کہیں تیر چھپائے

کاش اُس روز تری گھات میں بیٹھا قاتل
تجھ سے ملتا کوئی بات تو کرتا قاتل
لبِ خنداں سے بدل دیتا تُو نیت اُس کی
وار کرتا نہ کوئی زخم لگاتا قاتل

دیکھے ہیں زمانے میں بہت ظالم و سنگدل
دیکھا نہیں اب تک کوئی مہمان کا قاتل
تھی محبت بھی غضب کی تو عداوت بھی عجیب
تُو جاں کا مسیحا وہ تری جان کا قاتل

ہونٹوں پہ تبسم تھا تو چہرے پہ حیا تھی
قاتل تری معصوم ادا یاد رکھے گا
مقتل میں ترے خوں سے نئے دیپ جلیں گے
اور شہر ترا حسن وفا یاد رکھے گا

گہرا ہے بہت گھاؤ مگر صبر و دعا سے
پہلے بھی تو جھیلے ہیں سو یہ دکھ بھی سہیں گے
قاتل کا جنوں راکھ کا اک ڈھیر بنے گا
ہم خاک نشیں اوجِ فلک ہو کے رہیں گے

راضی بہ رضا ہیں کبھی ماتم نہیں کرتے
ہم پھر سے محبت کا علم لے کے چلے ہیں
قاتل کو خبر دو کہ جہاں خون گرا تھا
اس خاک لہو رنگ میں کیا پھول کھلے ہیں

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظہر احمد صاحب

فضائل قرآن کریم و آداب تلاوت

قرآن، حدیث اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

قرآن کی فضیلت

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رب عز وجل فرماتا ہے جسے قرآن اور میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھا میں اسے اس سے بہتر دوں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت باقی تمام کلاموں پر ویسے ہی ہے جیسے اللہ کی اپنی مخلوق پر۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء کیف کانت قراءۃ النبیؐ 2926)

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور پھر اسے دوسروں کو سکھائے۔

اس سے اگلی روایت میں ان افضلکم کے الفاظ ہیں۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ 5027)

قابل رشک وجود

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمی ایسے ہیں جو قابل رشک ہیں ایک وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ رات بھر عبادت اور تلاوت میں مصروف رہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ شب و روز راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرتا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب العلم باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ 73)

قرآن والے اللہ والے ہیں

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ یقیناً لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا وہ کون ہیں یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن والے۔ جو اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

(ابن ماجہ کتاب المقدمۃ باب فضل من تعلم القرآن 203)

خدا کی پناہ

ایک ادب قرآن کریم پڑھنے کا اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جب بھی قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

قرآن کریم پڑھنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ ”ا“ ایک حرف ہے ”ل“ ایک حرف ہے اور ”م“ ایک حرف ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ 2910)

قرآن بطور شفیع

حضرت ابوامامہ باھلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا قرآن پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ 1337)

فرشتوں کی معیت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت میں ماہر ہے وہ بروز قیامت فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ قاری جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس کے لئے اس کا پڑھنا دشوار ہے اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الماہر فی القرآن 1329)

قرآن سیکھنا ایک بہت بڑی نیکی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی شخص کی خوبیوں کا تذکرہ کیا گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا أَوَلَمْ تَرَوْہُ یَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ کیا تمہیں یہ نہیں پتہ کہ وہ قرآن پڑھتا ہے۔

(مسند احمد باقی مسند الانصار 23238)

خوش الحانی سے تلاوت قرآن

ایک حکم اللہ تعالیٰ کا تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں یہ ہے کہ رتل القرآن ترتیلا (المزمل:5) چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود بھی خوش الحانی سے تلاوت فرماتے اور خوبصورت تلاوت کو پسند فرماتے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی (خوبصورت) آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ 1468)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا اس کا ہمارے سے کوئی تعلق نہیں۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ واسروا قولکم اواجھروا بہ)

رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کا طریق

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ......
(البقرۃ:122) کہ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلاوت کا طریق کیا تھا۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کی قراءت ٹھہر ٹھہر کے فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنے کے بعد آپ توقف فرماتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنے کے بعد آپ توقف فرماتے اسی طرح مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہنے کے بعد آپ توقف فرماتے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا حرف حرف واضح ہوا کرتا تھا۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء کیف کانت قراءۃ النبیؐ 2927)

قرآن کے سننے اور سنانے کا شغل

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابیؓ سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں انہوں نے عرض کیا، کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ نے تمہارا نام لیا ہے۔ اس پر حضرت ابیؓ رو پڑے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب قراءۃ القرآن علی اھل الفضل)

خاموشی سے قرآن کا سننا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ......
(سورۃ الاعراف:205) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموشی سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ چنانچہ رسولؐ اللہ کی سنت سے پتہ چلتا ہے کہ رسولؐ اللہ بسااوقات اپنے صحابہ کی خوبصورت تلاوت بصد شوق سنا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسولؐ اللہ نے حضرت ابوموسیٰؐ اشعریؓ سے فرمایا کہ اگر تم مجھے دیکھ لیتے جب گزشتہ رات میں تمہاری قراءت سن رہا تھا تمہیں تو آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار دیا گیا ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن)

حفظ قرآن کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن)

حافظ و عامل قرآن کے فضائل

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا۔ اور اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرایا اور حرام چیزوں کو حرام سمجھا تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس افراد کے بارہ میں اس کی شفاعت کو قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب مافی فضل قاری القرآن 2905)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کو سیکھو اور اس کا خاص اہتمام کرو اور اسے خوش الحانی سے پڑھا کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن رسیوں سے نکلنے والے اونٹوں سے زیادہ تیزی سے نکلنے والا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند الشامیین حدیث عقبہ بن عامر 16679)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حفظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹوں کی ہے اگر ان کی نگرانی کرے گا تو انہیں روک رکھے گا اور اگر انہیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضائل القرآن وما یتعلق بہ)

درس قرآن کی اہمیت

ہمارے ہاں رمضان المبارک میں دروس قرآن کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور MTA

کے ذریعہ ساری دنیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے گزشتہ رمضان کے دروس نشر کئے جاتے ہیں ان درسوں سے بھرا ستفادہ کرنا چاہئے۔ درس قرآن کی اہمیت رسول اللہؐ کی اس حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے گھر میں جب بھی کوئی جماعت کتاب اللہ پڑھنے اور اسے سیکھنے بیٹھتی ہے تب ان پر سکینت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیرے رکھتے ہیں اور اللہ ان میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 152)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ تلاوت قرآن کریم کا تبھی فائدہ ہے جب ہر احمدی کوشش کرکے، تلاش کرے کہ قرآن کریم ہم سے کیا چاہتا ہے اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کرے۔ اللہ کرے کہ ہم وہ انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں جو قرآن کریم ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔

رسول اللہؐ کی دعا

آخر پر رسول اللہ ﷺ کی ایک بہت ہی پیاری دعا پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق اس دعا کو سیکھنے اور اس کا اہل بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی بندہ کو غم و حزن پہنچے تو وہ یہ دعا کرے۔

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور لونڈی کا بیٹا ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں میرے بارہ میں تیرا ہی حکم اور فیصلہ چلتا ہے دراصل تیرا فیصلہ ہی ہے جو عدل پر مبنی ہے تیرے جتنے بھی نام یا صفات ہیں جو تو نے اپنے آپ کو دیئے یا اپنی کتاب میں نازل فرمائے ہیں یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا تیرے پاس علم غیب میں ہیں ان کے واسطہ سے تیرے حضور عرض کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اسے میرے سینے کا نور اور میرے غم و حزن کے دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔ اللہ اس کے غم و حزن کو خوشی اور راحت میں بدل دے گا۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ان کلمات کو سیکھ نہ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جو بھی ان کلمات کو سنے اسے چاہئے کہ انہیں سیکھ لے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عبداللہ بن مسعود 4091)

قرآن بطور شفاء

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو شفاء لما فی الصدور فرمایا ہے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بہترین دوا قرآن ہے۔ یعنی ہر قسم کی روحانی بیماریوں کا بہترین علاج قرآن کریم میں ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب الاستشفاء بالقرآن 3546)

رمضان اور قرآن

رمضان اور قرآن کریم کا بڑا گہرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کا مہینہ ایسا ہے جس کے بارہ میں قرآن نازل کیا گیا اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دراصل رمضان ان تمام مقاصد عالیہ کو پورا کرتا ہے جو قرآن لے کر آیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ اور زیادہ سخی ہو جاتے تھے جب قرآن کا دور کرنے کیلئے جبریل آپ سے ہر رات کو ملتے اور رسول اللہؐ کے ساتھ مل کر قرآن کا دور کرتے اس وقت آپ ﷺ کی سخاوت تیز آندھی سے زیادہ شدت اختیار کر جاتی تھی۔ پس ہمیں رمضان کے مبارک مہینہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنی چاہئے اور اپنی استطاعت کے مطابق اس کے معانی اور مطالب پر غور بھی کرنا چاہئے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند بن ھاشم 3358)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود سے سوال کیا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے اس پر حضور نے فرمایا:

قرآن شریف تدبر و تفکر سے پڑھنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قاریٍ یلعنہ القرآن یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت

سچی باتیں

امام آخرالزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے بارے میں سابقہ مقدس آسمانی کتب میں پیشگوئیاں، نشانات و علامات اور بشارات، مرور زمانہ، تحریف و تبدل اور انسانی دست برد کے باوجود وحی الٰہی کے الفاظ میں منقول و محفوظ چلی آ رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ہمعصر علماء کرام، واعظان خوش بیان اور صوفیان عظام پیشوایان خواص و عوام کے حقیقت افروز بیانات اور سچے واقعات رسمی مخالفت کے باوجود ان کی کتب و تصانیف رسائل و جرائد میں اپنی اصلی صحت کے ساتھ موجود و نمایاں ہیں۔ ان بے بہا سچی باتوں میں سے پیش ہیں۔

مرزا صاحب مہدی ہوں تو کون سی بات مانع ہے

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب (1842ء-1901ء) آف چاچڑاں شریف کا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ملاحظہ ہو۔

''حافظ مگوں سکنہ حدود گڑھی بختیار خان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق نامناسب اور ناروا باتیں کہنی شروع کیں اس وقت حضرت خواجہ صاحب کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے اس حافظ کو تنبیہ کی اور اسے ڈانٹا اس حافظ نے عرض کی قبلہ! جبکہ مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے حالات اور صفات اور مہدی موعود کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو ہم کس طرح اعتبار کر لیں کہ وہ عیسیٰ اور مہدی ہیں۔ حضور خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مہدی کے اوصاف پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں وہ اوصاف ایسے نہیں جیسے لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں پس کیا تعجب ہے کہ یہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بارہ دجال ہیں۔ پس اسی قدر مہدی ہیں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ مہدی کی تمام علامات جو کہ لوگوں کے دلوں میں ان کے اپنے خیال اور فہم کے مطابق بیٹھی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں۔ بلکہ اے حافظ! بات دوسری طرح ہے اگر اسی طرح ہوتا جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں تو تمام دنیا مہدی برحق کو جان لیتی اور اس پر ایمان لے آتی۔ جیسا کہ پیغمبر ہیں کہ ہر نبی کی امت کئی گروہ ہو گئی بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہی نہ ہوا۔ اس وجہ سے اس گروہ نے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔ اگر ہر نبی کی امت پر اپنے وقت کے نبی کا حال منکشف ہو جاتا تو تمام مسلمان ہو جاتے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اوصاف و علامات کتب سماویہ میں لکھے ہوئے تھے اور جب آنحضرت ﷺ ظاہر ہوئے اور مبعوث ہو گئے تو انہوں نے بعض علامات کو اپنی سمجھ اور فہم اور خیال کے مطابق نہ پایا پس جن لوگوں پر آنحضرت ﷺ کا معاملہ ظاہر ہو گیا تو وہ ایمان لے آئے جس گروہ پر آپ کا حال نہ کھلا انہوں نے انکار دیا۔ اسی طرح مہدی کا حال ہے۔ پس اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کون سی بات مانع ہے''۔

(اردو ترجمہ از فارسی اشارات فریدی۔ مقبوس نمبر 56 ص 124,123)

توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب حکیم الامت دیوبند مسلک کے ممتاز عالم دین مصنف اور مقرر تھے۔ آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام آخرالزمان کے بارے بیان فرماتے ہیں:۔

''سنہ خوب یاد نہیں غالباً 1930ء تھا۔ حکیم الامت تھانویؒ کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی۔ ذکر مرزائے قادیانی اور ان کی جماعت کا تھا اور ظاہر ہے کہ ذکر ''ذکر خیر'' نہ تھا حاضرین میں سے ایک صاحب بڑے جوش سے بولے ''حضرت ان لوگوں کا دین بھی کوئی دین ہے نہ خدا کو مانیں نہ رسولؐ کو'' حضرت نے معاً لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہئے۔ جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضرور نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو''۔

(سچی باتیں ص 213 از علامہ عبدالماجد دریابادی (مرحوم) مرتبہ حکیم ہلال اکبر آبادی)

اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو

برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم جناب مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:۔

''......اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ ......حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیان کھڑے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب

عہد خلافت رابعہ میں وقف زندگی کی تحریکات

نئی غلبہ کی صدی کی تیاری کے لئے واقفین نو کی بابرکت تحریک کا پس منظر

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب عظیم الشان آسمانی وجودوں میں سے تھے آپ کے دل میں ہمدردی مخلوق اور اشاعت دین حق کا جذبہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن تھا۔ آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت احمدیہ ایک نئے دور میں داخل ہوگئی اس دور میں جس کی خوشخبری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی کہ آئندہ پچیس تیس سالوں کے بعد عظیم روحانی انقلاب آنے والا ہے۔ آپ خود بھی واقف زندگی تھے اور ساری جماعت میں وقف کی روح دیکھنا چاہتے تھے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ احمدیت اب فتوحات کے دور میں داخل ہو رہی ہے اور بڑی عظیم بشارتیں ملنے والی ہیں۔ چنانچہ 28 جنوری 1983ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں حضور نے خطبہ جمعہ میں تمام جماعت احمدیہ کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے (داعی الی اللہ) نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً (داعی الی اللہ) بننا پڑے گا۔ (-) کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ ......آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کے لئے اسے دنیا کمانی چاہئے لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ کی طرف دعوت دینا ہوگا۔ آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کرلے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خدا کی طرف بلانا ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے پھر وہ پلٹا ہے پھر وہ آپ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا...... پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ داعی الی اللہ بننے کا عزم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 26/اپریل 1983ء)

25 فروری 1983ء کو بمقام ناصر آباد سندھ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

پس میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کے انسانوں کو خدائے حی و قیوم کی طرف بلائیں۔ مشرق کو بھی بلائیں مغرب کو بھی بلائیں، کالے کو بھی بلائیں گورے کو بھی بلائیں، عیسائی کو بھی بلائیں اور ہندو کو بھی، بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی بلائیں اور دہریوں کو بھی، مشرقی بلاک کو بھی بلانا آج آپ کے سپرد کیا گیا ہے اور مغربی بلاک کو بلانا بھی آج آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل 23 مئی 1983ء)

جماعت کے وسیع پھیلاؤ اور کروڑوں نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا وسیع کام تقاضا کرتا تھا کہ اس کے لئے واقفین زندگی کی ایک فوج تیار ہو جو وسیع پھیلاؤ کو سنبھال سکے اور تعلیم و تربیت کا بہترین طور پر انتظام کیا جا سکے۔ چنانچہ الٰہی القاء کے تحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی تحریک فرمائی۔

وقف زندگی کی اس تحریک کو ایک خصوصیت حاصل ہے کہ اسے خالصتاً مریمی اور اسماعیلی وقف کی یاد میں انہی کی مشابہت میں جاری کیا گیا ہے یعنی والدین بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اولاد کو وقف کر دیتے ہیں جس طرح والدہ حضرت مریم نے خدا سے یہ التجا کی تھی کہ......اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں مجھے نہیں پتہ کہ کیا چیز ہے لڑکا یا لڑکی لیکن جو کچھ ہے میں تمہیں دے رہی ہوں۔ تو اسے مجھ سے قبول فرمالے تو یقیناً بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (آل عمران:36)

خدا تعالیٰ کو یہ بات اتنی پسند آئی کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے قرآن میں محفوظ فرما دی اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کے متعلق ہے جس کے نتیجہ میں اسماعیل جیسی اولاد نصیب ہوئی۔

مورخہ 3/اپریل 1987ء کو حضور نے بیت فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بابرکت تحریک وقف نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے ذریعے وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہمارے لئے مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مافی بطنی جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والدین بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! انہیں اپنے لئے چن لے اور اپنے لئے خاص کرلے تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفے پیش کر رہے ہیں اور اس کی شدید ضرورت ہے۔ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے (-) نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور خدا کے غلام ہوں۔

واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔ اس سے پہلے جو ہم تحریک کرتے رہے ہیں بہت کوشش کرتے رہے لیکن بعض خاص طبقوں نے عملاً اپنے آپ کو وقف زندگی سے مستثنیٰ سمجھا اور عملاً جو واقفین سلسلہ کو ملتے رہے وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا درمیانہ درجہ کا غریبانہ جو طبقہ ہے اس میں سے وہ بچے پیش ہوتے رہے۔ اس طبقے کے ان واقفین زندگی کا آنا ان واقفین زندگی کی عزت بڑھانے کا موجب ہے عزت گرانے کا موجب نہیں لیکن دوسرے طبقے سے نہ آنا ان طبقوں کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔

پس میں اس پہلو سے مضمون بیان کر رہا ہوں ہرگز کوئی یہ غلط فہمی نہ سمجھے نعوذ باللہ من ذالک جماعت محروم رہ جائے گی اور جماعت کی عزت میں کمی آئے گی اگر ظاہری عزت والے لوگ اپنے بچے وقف نہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان خاندانوں کی عزتیں باقی نہیں رہیں گی جو بظاہر دنیا میں معزز اور خدا کے نزدیک وہ خود اپنے آپ کو آئندہ ذلیل کرتے چلے جائیں گے اگر خدا کے حضور انہوں نے اپنے بچے پیش کرنے کا گر نہ سیکھا اور یہ سنت انبیاء ہے۔ انبیاء کے بچوں سے زیادہ معزز بچے اور کوئی بچے دنیا میں نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں اس طرح منتیں کرکے وقف کئے ہیں، اس طرح یہ گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے، روتے ہوئے وقف کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے ان کو دیکھ کر۔ پس اگلی صدی کو شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقے سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفین زندگی ایک صدی کے بعد ہم دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں گے لیکن استعمال تو اس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے بہرحال۔ یہ تحفہ ہم اس صدی کو دینے والے ہیں اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 247)

حضور فرماتے ہیں:۔

مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کرلیں کہ جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں تو اب ہو جائیں وہ بھی یہ عہد کرلیں لیکن ماں باپ کو مل کر کرنا ہوگا۔ دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تا کہ اس سلسلے میں پھر یکجہتی بھی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں اور بچپن سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنا شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (-) کی ایک صدی غلبہ (-) کی دوسری صدی سے مل رہی تھی اس جوڑ پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے اس کے عظیم الشان مجاہد بن جاؤ۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت ہی حسین اور بہت پیاری ایک نسل تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے لئے تیار ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبات طاہر جلد 6 ص 249)

مورخہ 10 فروری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا:

وقف نو کی جو میں نے تحریک کی تھی اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بارہ سو سے زائد ایسے بچوں کے متعلق اطلاع مل چکی ہے جو وقف نو کی نیت کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے خدا سے مانگے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی خیر و عافیت کے ساتھ ولادت کا سامان فرمایا۔ یہ چھوٹے چھوٹے بچے آئندہ صدی کے واقفین نو کہلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے خطوط مسلسل ملتے چلے جا رہے ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 83)

حضور نے فرمایا:

بعض دوستوں کے خطوط سے پتا چل رہا ہے وہ خواہش رکھتے ہیں لیکن یہ سمجھ کر کہ اب وقت نہیں رہا وہ اس خواہش کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے ان کے

لئے اور مزید تمام دنیا کی جماعتوں کے لئے جن تک ابھی یہ پیغام ہی نہیں پہنچا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وقف نو میں شمولیت کے لئے مزید دو سال کا عرصہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ عرصہ فی الحال دو سال کا بڑھایا جا رہا ہے تا کہ اس پہلی تحریک میں شامل ہو جائے ورنہ یہ تحریک تو بار بار ہوتی ہی رہے گی لیکن وہ خصوصاً تاریخی تحریک جس میں اگلی صدی کے لئے ایک واقفین بچوں کی پہلی فوج تیار ہو رہی ہے اس کا عرصہ آج تا دو سال تک بڑھایا جا رہا ہے۔ اس عرصے میں جماعتیں کوشش کر لیں اور جس حد تک بھی ممکن ہو یہ فوج پانچ ہزاری تو ضرور ہو جائے اس سے بڑھ جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 84)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان بچوں کی تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

ہم اگر ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہیں تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور ہرگز پھر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہیں کہ بچہ اپنے تابع طبع کے لحاظ سے وقف کے اہل نہیں ہے تو ان کو دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے اس بچے میں یہ یہ باتیں ہیں اگر ان کے باوجود جماعت اس کو لینے کے لئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 87)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری کے متعلق فرماتے ہیں:۔

ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے اور باپ کی پرورش کی بانہوں میں۔ جس طرح ریڈی ایشن کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح سچائی اس کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجے کے مومنوں کے لئے ضروری ہے اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز بنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ ایک خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو آپ نے بہرحال پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔

قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے اور عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے یہ تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان کو پہنچانا ضروری ہے۔

بچپن سے ان کے اندر مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔ ترش روئی وقف کے ساتھ پہلو بہ پہلو نہیں چل سکتی۔ ترش رو واقفین زندگی ہمیشہ جماعت میں مسائل پیدا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خطرناک فتنے بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا یہ صفت بھی واقفین بچوں میں بہت ضروری ہے۔ یعنی یہ دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 87)

بچپن میں کردار بنانے کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں دراصل۔ اگر تاخیر ہو جائے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ محاورہ ہے کہ لوہا گرم ہو تو اس کو موڑ لینا چاہئے لیکن یہ جو بچپن کا لوہا ہے یہ خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصے تک نرم ہی رکھتا ہے اور اس نرمی کی حالت میں اس پر جو نقوش آپ قائم کر دیتے ہیں وہ دائمی ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ وقت ہے تربیت کا اور تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو نہیں لیں گے۔ یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں قومیں ہلاک بھی ہو سکتی ہیں اور یاد رکھنے کے نتیجے میں ترقی بھی کر سکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ اگر باتیں عظیم کردار کی چاہئیں ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہو تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا۔

اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضرور کرنی ہوگی۔ ان بچوں کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچو! تم سچ بولا کرو تم نے...... بننا ہے، تم بددیانتی نہ کیا کرو تم نے...... بننا ہے تم غیبت نہ کیا کرو، تم لڑا جھگڑا نہ کرو اور یہ باتیں کرنے کے بعد پھر ماں باپ ایسا لڑیں جھگڑیں، پھر ایسی مغلظات بکیں ایک دوسرے کے خلاف، ایسی بے عزتیاں کریں پھر وہ کہیں کہ بچے کو تو ہم نے نصیحت کر دی ہے اب ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ جو ان کی اپنی زندگی ہے وہی بچے کی بنے گی۔ جو فرضی زندگی انہوں نے بنائی ہوئی ہے کہ بچہ یہ کرو، بچے کو کوڑی کی بھی اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ ایسے ماں باپ جو جھوٹ بولتے ہیں وہ لاکھ بچے کو کہیں کہ جب تم جھوٹ بولتے ہو ہمیں بڑی تکلیف ہوتی ہے تم خدا کے لئے سچ بولا کرو سچائی میں زندگی ہے۔ وہ بچہ کہتا ہے ٹھیک ہے یہ بات لیکن اندر سے وہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ جھوٹے ہیں اور وہ ضرور جھوٹ بولے گا۔

اس لئے دو نسلوں کے جوڑ کے وقت یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں آپس میں خلا پیدا ہو جاتے ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 603)

پھر فرماتے ہیں:۔

اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو دیکھنے والا ہے قریب کا اس کو زیادہ لگتا ہے اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت سے تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بچانا چاہئے بلکہ یہ سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی عظیم بھی کیوں نہ ہوں اس کے نتیجے میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ...... آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول کے دوستوں کے ایمانوں کو، اپنے بچوں، اپنی اولادوں کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کر دیں۔ اپنا زخم حوصلے کے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں اس کو اختیار کریں۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 95)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت ہی عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کے بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے۔ رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کی خدا نے نگہداشت فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

(درثمین ص 126)

(خطبات طاہر جلد 8 ص 777)

پس ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ ہے کہ ہم اپنے وجود کو اور اپنے واقفین کے وجود کو خدا کے سپرد کر دیں اور خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں۔

وقف نو کی تحریک پہلے دو سال کے لئے تھی پھر دو سال اور بڑھا دیئے بعد ازاں اس تحریک کو حضور نے ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا۔ حضور انور کی خواہش کہ 5 ہزار واقفین نو بچے اس تحریک میں شامل ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 40 ہزار سے زائد بچے اس مبارک تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حضور انور نے سابقہ خلفاء کی جاری کردہ وقف زندگی کی تحریکات کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ ان کو بہت ترقی دی بہت سے نئے مشن ہاؤسز، بیت، ہاسپٹل، سکول، کالجز کا اضافہ ہوا اور سب سے بڑھ کر MTA کا آغاز جس کی بے پایاں برکات دنیا کو حاصل ہوئیں اور جماعت میں لاکھوں افراد نے شمولیت اختیار کی۔

بقیہ از صفحہ 4: سچی باتیں

ہو گئے لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"۔

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم۔ ص 30)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سچ بولنے اور سچ کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: مکرم نذیر احمد سانول صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

قرآن سیمینار

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو مورخہ 24 جون 2014ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں قرآن سیمینار منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ مقامی نے سیمینار کے عنوان پر تعارفی تقریر کی۔ بعدازاں محترم مولانا عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے عظمت قرآن مجید اور آداب تلاوت قرآن کریم پر خطاب کیا۔ محترم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان نے قرآن اور تزکیہ نفس پر تقریر کی۔ محترم مہمان خصوصی نے تعلیم القرآن کی اہمیت و برکات اور قرآنی تعلیم کو سمجھنے اور اس کو اپنے حلقہ احباب میں پھیلانے کی تلقین کی۔ نیز قرآن اور رمضان کا مہینہ جو عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس ضمن میں احباب کو بھرپور قرآن کریم سے مستفیض ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے اختتامی کلمات کہے اور مہمانان اور اسی طرح تمام شرکاء کا تہہ دل کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ محترم مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

تقریب آمین

مکرم اللہ دتہ طاہر صاحب معلم وقف جدید دودہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

منیب الرحمٰن ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب دودہ ضلع سرگودھا نے 9 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور خدا کے فضل وکرم سے مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 13 جون 2014ء کو بعد نماز جمعہ تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم عمران احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دودہ نے عزیزم سے قرآن پاک کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو ہمیشہ باقاعدگی سے تلاوت کرنے، قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی سیرت و سوانح

مکرم مصباح الہدیٰ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر مال آمد کی سیرت و سوانح پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ جن احباب کے پاس اس سے متعلق کسی قسم کی معلومات موجود ہوں تو مہیا فرما دیں۔

فون: 0342-8764639/ 0332-6540619

Email:pro.misbah@gmail.com

درخواست دعا

مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم طارق محمود ظہور صاحب ابن مکرم غلام احمد خان ظہور صاحب مرحوم کینیڈا کے پتہ میں انفیکشن ہے۔ ایک ہفتہ قبل پتہ کا آپریشن ہوا تھا۔ مورخہ 23 جون کو دوبارہ آپریشن کیا گیا۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ آمین

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ شوگر، بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور آجکل طبیعت خراب ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ عطیہ افتخار احمد صاحبہ زوجہ مکرم افتخار احمد مجوکہ صاحب وصیت نمبر 45062 نے مورخہ 25 فروری 2005ء کو 820/8 عزیز آباد ایف بی ایریا کراچی سے وصیت کی تھی۔ سال 2008/09 سے موصیہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔

مکرمہ عطیہ عامر صاحبہ زوجہ مکرم محمد عامر اسلم صاحب وصیت نمبر 44861 نے مورخہ 19 فروری 2005ء کو مکان نمبر 654۔6-7/37 عبداللہ جان لین قائد آباد کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ سال 2008/09 سے موصیہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔

اگر دونوں موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

شکریہ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ شعبہ وقف نو لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ریحان احمد صاحب ہملٹن اونٹاریو کینیڈا کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد 19/اپریل 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے ہادی احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صادق علی صاحب کارکن نظارت رشتہ و ناطہ کا پوتا اور مکرم اعجاز احمد صاحب ہملٹن اونٹاریو کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو والدین کیلئے قرۃ العین، نافع الناس اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حاجی مبشر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری جائیداد نصیر آباد عزیز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری احمد دین چیمہ صاحب ابن مکرم چوہدری حاکم دین چیمہ صاحب مورخہ 28 مئی 2014ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 29 مئی 2014ء کو بوقت صبح 8 بجے بیت العزیز نصیر آباد میں مکرم حافظ عبدالکریم صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب محلّہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پاسداری کرنے والے، خلافت اور خلیفہ وقت سے بے انتہا محبت اور مکمل اطاعت کرنے والے، صلہ رحمی کرنے والے اور نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفاذ ان کے والد محترم نے کیا اور انہوں نے خواب کی وجہ سے پیدل جا کر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ مرحوم خدا کے فضل سے جوانی کی عمر سے ہی نماز تہجد پنجوقتہ نماز باجماعت اور نوافل کا باقاعدگی سے التزام کرنے والے تھے اور پھر آخری سانس تک اس روایت کو برقرار رکھا اور بیماری کے باوجود بھی نماز بیت الذکر میں جا کر ہی ادا کرتے تھے۔ بچوں کو بھی ساری زندگی خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ بہادر، نڈر اور زندہ دل انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ چار بیٹے، مکرم منور احمد چیمہ صاحب، خاکسار، مکرم جاوید احمد چیمہ صاحب اور مکرم پرویز احمد چیمہ صاحب کے علاوہ چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم حافظ تصور احمد چیمہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے دادا جان تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کی نسل کو بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ سے چمٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم خلافت

ضلع حافظ آباد

مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ضلع حافظ آباد کی تمام جماعتوں حافظ آباد شہر بشمول حلقہ بہالپورہ، مانگٹ اونچا چک چٹھہ، پیرکوٹ ثانی، ڈاہرانوالی، کڑیالہ، پریم کوٹ، کولوتارڑ، چھنی جاناں، پنڈی بھٹیاں، سکھیکی منڈی، بھاکاں بھٹیاں اور کوٹ شاہ عالم میں جلسہ جات یوم خلافت منعقد کئے گئے۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے متعلق تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خلافت کے ساتھ کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضلع حیدرآباد

مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیدرآباد ضلع کی جماعتوں کوٹری غربی، کوٹری شرقی، فیکٹری ایریا، نوری آباد، بشیر آباد، نواز آباد فارم، دارالبرکات، گوندل فارم، لطیف آباد، ٹنڈو الہ یار، حیدرآباد شہر، رحمٰن آباد، سنجر چانگ اور شریف آباد کو یوم خلافت کے اجلاسات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش میں برکت ڈالے۔ ان اجلاسات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد یوم خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اور آخر میں عہد وفائے خلافت دہرایا گیا۔

ضلع عمرکوٹ

مکرم شمیم احمد شمیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع عمرکوٹ کی جماعتوں نسیم آباد فارم، گوٹھ علی گل خاصخیلی، گوٹھ محمد امین، ناصر آباد فارم، کنری، محمد آباد اسٹیٹ، صادق پور، نور نگر، شریف آباد، پھیرو چیچی، نبی سر روڈ، محمود آباد فارم، عمرکوٹ، مصطفیٰ آباد، اسماعیل آباد، احمد نگر، لطیف نگر، کریم نگر، احمد آباد اسٹیٹ، گوٹھ غلام حیدر، بشیر نگر، گوٹھ عبداللطیف، گوٹھ غلام محمد، بستی نور اور گوٹھ احمدیہ کو جلسہ ہائے یوم خلافت منانے کی توفیق ملی۔ جن میں تلاوت ونظم کے بعد مقررین نے خلافت کے متعلق تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

بیت المہدی ربوہ میں خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جو صحت مند ہوں عمر 35-40 سال تک ہو اور کام کرنے کی خواہش رکھتے ہوں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست دیں۔

رابطہ: 0300-7711284

(صدر محلّہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

6جولائی2014ء

12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
7:00 am	رمضان المبارک۔سوال وجواب
8:30 am	تلاوت قرآن کریم
9:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4جولائی2014ء
10:30 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:35 pm	فیتھ میٹرز
1:45 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 7جنوری1998ء
5:45 pm	تلاوت قرآن کریم
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4جولائی2014ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:20 pm	رمضان المبارک۔مذاکرہ
9:50 pm	کڈز ٹائم
10:20 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	سیمینار۔سیرت النبی ﷺ

7جولائی2014ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:35 am	جماعت احمدیہ آغاز سے ترقیات تک
2:00 am	درس القرآن
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4جولائی2014ء
4:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	عالمی خبریں
6:05 am	درس القرآن
7:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
8:30 am	جماعت احمدیہ آغاز سے ترقیات تک
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	ایم ٹی اے ورائٹی
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:20 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
12:35 pm	الترتیل
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
2:25 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26ستمبر2008ء
4:00 pm	درس القرآن 8جنوری1998ء
5:05 pm	سیرت النبی ﷺ
5:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:35 pm	الترتیل
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	کڈز ٹائم
11:55 pm	سیرت النبی ﷺ

8جولائی2014ء

12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:22 am	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
2:05 am	درس القرآن
3:10 am	سیرت حضرت مسیح موعود
3:25 am	ملیالم سروس
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
6:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26ستمبر2008ء
9:45 am	رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت
10:30 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:35 pm	ریئل ٹاک
1:35 pm	قرآن کوئز۔قرآن کریم کے متعلق
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 9جنوری1998ء
5:15 pm	الف اردو: اردو کے بارے میں پروگرام
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	الصیام۔رمضان المبارک کا بابرکت پروگرام
8:35 pm	سپینش سروس
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4جولائی2014ء

9جولائی2014ء

12:25 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	نور مصطفویؐ
1:45 am	درس القرآن
2:55 am	پریس پوائنٹ
4:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:40 am	درس القرآن
7:05 am	نور مصطفویؐ
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
8:10 am	پریس پوائنٹ
9:50 am	الف۔اردو
10:25 am	الصیام
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	الترتیل
12:45 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1:45 pm	ریئل ٹاک
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:30 pm	الترتیل
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
9:40 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت رسولؐ

درخواست دعا

مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ان کی اوپن ہارٹ سرجری متوقع ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

وردہ فیبرکس رمضان پیکج
Sale Sale Sale
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

ربوہ میں طلوع وغروب 28جون

طلوع فجر	3:25
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28جون2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27جون2014ء
5:55 am	بیت المہدی کا افتتاح
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27جون2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 14-اکتوبر2012ء
1:55 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27جون2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

رمضان آفر سیل سیل
پرنٹ لان، چائنہ لان، بوتیک لان اور مردانہ ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10